

آدمی نامہ

دنيا میں بادشاہ ہے سو ہے وہ بھی آدمی
 اور مفلس و گدا ہے سو ہے وہ بھی آدمی
 زر دار بے نوا ہے سو ہے وہ بھی آدمی
 نعمت جو کھا رہا ہے سو ہے وہ بھی آدمی
 کلڑے جو مانگتا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

فرہنگ

مفلس: غریب، بے نوا، تنگ دست محتاج

گدا: منگتا، بھکاری، فقیر

زر دار: مالدار، امیر، دولت مند

کلڑا: روٹی کا کلڑا

تشریح

اس دنیا میں جتنے بھی انسان ہیں سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ ایک ہی باپ کی اولادہ سے ظاہر ہے کہ تمام آدمی آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ شاعر کا کہنا ہے کہ بادشاہ غریب و نادار دولت مند اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے والے اور مانگ کر روٹی کھانے والے سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

۲ ابدال و قطب و غوث ولی آدمی ہوئے

منکر بھی آدمی ہوئے اور کفر کے بھرے

کیا کیا کرشمے کشف و کرامات کے کیے

حتیٰ کہ اپنے زور و ریاضت کے زور سے

خالق سے جا ملا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

فرہنگ

ابدال: اولیاء اللہ کا ایک گروہ جس کے سپرد دنیا کا انتظام اولیاء اللہ کے دس طبقات میں سے پانچواں طبقہ

قطب: وہ ولی جس کے سر کسی بستی یا علاقے کا انتظام ہو اولیاء اللہ کا ایک درجہ ولی: اللہ کا دوست صاحب کرامت درویش

مکرم: انکار کرنے والا طحہ کافر
 کشف: کھولنا پر وہ اٹھانا انکشاف غیب کی باتوں کا اظہار القاء الہام
 کرامات: کرامت کی جمع خرق عادات ولی سے ظاہر ہونے والی مانوق انصرت پاتھی
 ریاضت: محنت مشقت نفس کشی زہد عبادت

تشریح

اولیاء اللہ ابدال قطب غوث ولی بھی حضرت آدم علیہ السلام میں سے ہوئے ہیں۔ اور جو خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے اور جن کے سینے کفر سے بھرے ہوئے ہیں وہ بھی آدمی ہی ہیں۔ صاحب کشف کرامت حضرات جو زہد و ریاضت کی بدولت واصل حق ہوئے وہ بھی آدمی ہی ہیں۔

فرعون نے کیا تھا جو دعویٰ خدا کی کا
 شداد بھی بہشت بنا کر ہوا خدا
 نمرود ہی خدا ہی کہا تھا بر ملا
 یہ بات ہے سمجھنے کی آگے کہوں میں کیا

یاں تک جو ہو چکا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

تشریح

اس بند فرعون شداد اور نمرود کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ فرعون مصر کا بادشاہ تھا جو خود کو خدا کہلواتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے توحید کا پیغام دیا تو وہ آپ کی خلاف ہو گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو لے کر مصر سے نکلے تو فرعون اور اس کے لشکر نے آپ کا پیچھا کیا۔ حضرت موسیٰ نے دریائے نیل کی سطح پر اپنا عصا مارا تو دریا میں سے راستہ بن گیا۔ جس کے ذریعے حضرت موسیٰ کی قوم دریائے نیل پار کر گئی۔ فرعون اور اس کا لشکر بھی اسی راستے سے دریا پار کرنے لگا تو دریا دوبارہ بہنے لگا اور راستہ بند ہو گیا۔ فرعون دریائے نیل میں ڈوبا مرا۔ اب بیسویں صدی عیسوی میں اس کی لاش برآمد ہوئی ہے۔ جو قاہرہ کے عجائب گھر میں موجود ہے۔

شداد ایک نہایت متکبر اور ظالم بادشاہ تھا جو خدا کی دعوت کو نہ مانا تھا اس نے جب اہل مذہب سے بہشت کا تذکرہ سنا تو کہنے لگا کہ ایسی بہشت تو میں بھی بنا سکتا ہوں۔ چنانچہ اس نے زمین پر بہشت بنانے کا حکم دیا۔ جب یہ جنت مکمل ہو گئی تو وہ اس کی سیر کیلئے روانہ ہوا لیکن ابھی وہ گھوڑے پر سوار نہ ہو پایا تھا کہ عزرائیل نے اس کی روح قبض کر لی۔

نمرود عراق کے علاقے کا بادشاہ تھا جو خود کو خدا کہلواتا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے توحید کا پیغام دیا تو وہ آپ کی خلاف ہو گیا۔ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پٹے آگ کے الاؤ میں بھینکوا دیا لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے آگ گلزار بن گئی۔

شاعر کا کہنا ہے کہ فرعون شہداد اور نمرود جنہوں نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا بھی آدمی ہی تھے۔ ان کا خدا ہونے کا دعویٰ کرنا اور پھر عام انسانوں کی طرح مر جانا ایک سمجھنے والی بات ہے۔ اس سے زیادہ کچھ اور کیا کہیں۔ غرض آج تک جو بھی انسان پیدا ہوا وہ آدمہا غاری کی نسل سے پیدا ہوا۔

یاں آدمی ہی نار ہے اور آدمی ہی نور
یاں آدمی ہی پا ہے اور آدمی ہی دور
کل آدمی کا حسن و قبح میں ہے یاں ظہور
شیطان بھی آدمی ہے جو کرتا ہے مکر و زور

اور ہادی رہنا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

تشریح

اس دنیا میں آدمی آگ بھی ہے اور نور بھی یعنی آدمی ناری بھی ہے اور نوری بھی۔ اگر آدمی کا وجود لوگوں کیلئے مفید نہیں تو اس کی حیثیت جلا دینے والی آگ کی سی ہے جس میں وہ خود بھی جلتا اور دوسروں کو بھی جلاتا ہے۔ ایسے آدمی کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اگر آدمی راہ راست پر چلتے ہوئے احکام الہی پر عمل کرتا ہے اور لوگ اس سے فیض حاصل کرتے ہیں تو اس کا وجود لوگوں کیلئے ایک نور کے مانند ہے۔ ایک آدمی جس کے دل میں انسانیت کا درد بھرا ہوا ہے وہ دوسروں کی مددے کرن کیلئے ان کی خدمت میں حاضر رہتا ہے۔ اس کے برعکس بد شرشت لوگ دوسروں سے کوئی ہمدردی نہیں رکھتے اور کسی کا حال تک پوچھنے سے گریز کرتے ہیں۔ اس طرح کہا جاسکتا ہے پاس رہنے والا بھی آدمی ہے اور دور رہنے والا بھی۔ وہ لوگ بھی آدمی کی نسل سے ہیں جو نیک اور پرہیزگار ہیں اور وہ بھی جو ہر وقت برائی پر مائل رہتے ہیں۔ شاعر کا کہنا ہے کہ ہر آدمی میں اچھائیوں کے ساتھ ساتھ برائیاں بھی کرتی ہیں۔ شیطان بھی تو آدمی ہی کے بھیس میں دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔ وہ شخص بھی تو آدمی ہی ہے جو دوسروں کی رہنمائی کرتا ہے۔

مسجد بھی آدمی نے بنائی ہے یاں میاں
پڑھتے ہیں آدمی ہی امام اور خطبہ خواں
پڑھتے ہیں آدمی ہی قرآن اور نماز یاں
اور آدمی ہی ان کی چھاتے ہیں جوتیاں

جو ان کو تازتا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

تشریح

اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے مسجد بھی آدمی ہی تعمیر کرتا ہے اور اس میں امامت اور خطبہ خدائی بھی آدمی ہی کرتا ہے۔ مسجد میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور نماز پڑھنے والے بھی آدمی ہی ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو مسجد سے نمازیوں کی جوتیاں چھالے جاتے ہیں وہ بھی آدمی ہوتے ہیں اور جوتی چوروں کو تازلے

والے بھی آدمی ہی ہوتے ہیں۔

یاں آدمی پہ جان کو مارے ہے آدمی
اور آدمی ہی چچ سے مارے ہے آدمی
پکڑی بھی آدمی کی اتارے ہے آدمی
چلا کے آدمی کو پکارے ہے آدمی
اور سن کے دوڑتا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

تشریح

وہ بھی آدمی ہے گا کسی دوسرے کیلئے جان قربان کر دیتا ہے اور وہ بھی آدمی ہی ہے جو کسی کو تلوار سے قتل کر دیتا ہے۔ دوسروں کی بے عزتی کرنے والا اور چلا کر بلانے والا بھی آدمی ہے اور وہ شخص بھی جو چلا کر پکارنے والے کی آواز سن کر دوڑتا ہو اس کے پاس پہنچ جاتا ہے۔

ناچے ہے آدمی ہی بجا تالیوں کو یار
اور آدمی ہی ڈالے ہے ازار اپنی اتار
ننگا کھڑا اچھلتا ہے ہو کر ذلیل و خوار
سب آدمی ہی ہنتے ہیں دیکھ اس کو بار بار
اور وہ جو مسخرا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

فرہنگ

پاجامہ، سٹھنا، شلوار

ازار:

مسخرہ، ٹھٹھے باز، ہنسوڑ، مذاقیہ، ہنسی اڑانے والا

مسخرا:

تشریح

وہ شخص بھی آدمی ہے جو تالیاں بجا بجا کر ناچتا ہے اور وہ بھی آدمی ہے جو سر محفل اپنا پاجامہ اتار کر ننگا ہو کر ذلیل و خوار ہو جاتا ہے۔ اس ننگے آدمی کو ننگا دیکھ کر بار بار ہنسنے والے بھی آدمی ہی ہوتے ہیں۔ کسی کی ہنسی اڑانے والا بھی تو آدمی ہی ہوتا ہے۔

چلتا ہے آدمی ہی مسافر ہولے کے مال

اور آدم ہی مارے ہے پھانسی گلے میں ڈال

یاں آدمی ہی صید ہے اور آدمی ہی حال

سچا بھی آدمی ہی نکلتا ہے میرے لال

اور جھوٹا کا بھرا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

فرہنگ

صید: شکار وہ جانور جس کا شکار کریں

تشریح

وہ شخص بھی آدمی ہے جو مال و اسباب کے ہمراہ منزل بہ منزل سفر کرتا ہے اور وہ شخص بھی آدمی ہی ہے جو اس کا مال لوٹنے کی غرض سے اس کے گلے میں پھانسی کا پھندا ڈال کر اسے ہلاک کر دیتا ہے۔ جلا بھی تو آدمی ہی ہوتا ہے۔ اس دنیا میں جال بچانے والا بھی آدمی ہے اور اس جال میں پھنسنے والا شکار ہونے والا بھی آدمی ہی ہے۔ بچ بولنے والا اور جھوٹ بولنے والا بھی آدمی ہی ہے۔

یاں آدمی ہی شادی ہے اور آدمی ہی بیاہ

قاضی وکیل آدمی اور آدمی گواہ

ٹاشے بجاتے آدمی چلتے ہیں خواہ تنخواہ

دوڑے ہیں آدمی ہی مشعلیں جلا کے واہ

اور بیانے چڑھا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

فرہنگ

ٹاشا: ایک قسم کا دف جسے گلے میں ڈال کر بجاتے ہیں

تشریح

یہاں جو شخص شادی کرتا ہے اور جو شخص شادی خوشی کا سبب بنتا ہے ہو آدمی ہی ہوتا ہے۔ آدمی کا ٹکال پڑھنے والا قاضی وکیل اور گواہ سب آدمی ہی ہوتے ہیں اور وہ لوگ جو بارات کے آگے باجے بجاتے اور مشعلیں لے کر چلتے ہیں ہو بھی تو آدمی ہی ہوتے ہیں۔ سرال کے گھربارات لے کر آنے والا دولہا بھی آدمی ہی ہوتا ہے۔

یاں آدمی نقیب ہو بولے ہے بار بار

اور آدمی ہی پیادے ہیں آدمی سوار

حقہ صراحی جو تیاں دوڑیں بغل میں مار

کاندھے پہ رکھ کے پاکی ہیں آدمی کہار

اور اس پہ جو چڑھا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

فرہنگ

نقیب: بادشاہوں کی سواری کے آگے آواز لگانے والا دربار یا ضیافت میں آنے والوں کی خبریں پہنچانے والا چو بدار مناد